استقامت اور مزاحمت شام کی وہ اہم خصوصیت ہے جو اسے دیگر عرب ممالک سے ممتاز کرتی ہے۔ - 25 /Aug/ 2009

رہبر معظم انقلاباسلامی حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای نے آج شام کے صدر بشار اسد اور ان کی زیر قیادت ،ایران آنے والے وفد سے ملاقاتمیں مشرق وسطیٰ کے موجودہ حالات کو اسلامی استقامت اور مزاحمت کے لئے سازگار اور امریکہ اور اس کی پالیسیوں کے پیرو کاروں کے لئیے ناسازگار قرار دیتے ہو ئے اس بات پر زور دیا کہ استقامت اور مزاہمت کے اسلامی محاذکو اس موقع سے بھر پور فائیدہ اٹھاتے ہو ئے اپنے تعاون اور تعلقات کو مزید مضبوط بنانا چاہئیے ۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ایران اور شام کے اتحاد کو اس خطے میں استقامت کا مظہر قرار دیااور فرمایا : اس اتحاد کے نتائج اور اثرات ، فلسطین ، عراق اور لبنان کے معاملات نیز پورے خطے کے مسائل میں بالکل واضح ہیں ۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے ، اس خطے میں تحریک مزاحمتکوختم کرنے اور استقامت کے محاذ سے عوام کے رابطے کو کمزور کرنے کی استعماری سازشوں کی طرف اشارہ کرتے ہو ئے فرمایا : ان سازشوں کو اب تک کوئی کامیابی نہیں ملی ہے اور خطے میں امریکہ کی تلوار کی دھار کند ہوتی جا رہی ہے ۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے عراق میں امریکہ کی دشوریوں اور نامکمل اہداف کی طرف اشارہ کرے ہوئے فرمایا: صیہونی حکومت بھی اپنے تشہیراتی مشینریکے باوجود شدید داخلی بحران سے دوچار ہے اور دن بدنزوال کی طرف گامزن ہے ۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی نے علاقے کے سلسلے میں امریکا کے بدلے ہوئے رویہکواسی زوال کا نتیجہ قرار دیا اور فرمایا:یہ رویہ موجودہ امریکی صدر کی سابقہ امریکی صدور سے بنیادی اختلافکی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ انکی جگہ پر جو کوئی بھی ہوتا علاقے میں کسی اور پالیسی کو عملی جامہ نہیںپہنا سکتا تھا۔

رہبر معظم انقلاب اسلامینے فرمایا کہ ایران اور شامکے ما بین تعاون کا میدان بہت وسیع ہے۔ آپ نے دستیاب مواقع اور وسائل سےبھرپور استفادے کی ضرورت پر زور دیا اور فرمایا: عرب ممالک میں شام کی سبسے نمایاں خصوصیت اس کی استقامت و مزاحمت ہے اور امریکا اور دیگر سامراجیطاقتوں کی شام سے دشمنی کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اس موقع پر شام کے سابق صدر مرحومحافظ اسد کو بھییاد کیا اور فرمایا: علاقے میں شام کو حاصل مقام و مرتبہ مرحوم کی کوششوںاور آزادانہ موقف کا ثمرہ ہے جسے بشار اسد بخوبی جاری رکھے ہو ئے ہیں ۔قائد انقلاب اسلامی نے ایران، شام، ترکی اورعراق کے چار فریقی اتحاد کے قیام سے متعلق شام کے صدر کی تجویز کی تائیدکی اور فرمایا: عراق سے شام کے موجودہ روابط اور تعلقات انتہائي مثبت قدمہے اور عراق کے مسائل کے حل کے لئے اس ملک کی حکومت کی مدد کرنا چاہئے۔

اس ملاقات میں (جس میں ایرانی صدر جناب احمدی نژاد بھی موجود تھے) شام کے صدر بشار اسد نے تہران اور دمشق کے اسٹریٹیجک تعلقات کی اہمیت پر زور دیا اور علاقے کے حالات کےاستقامت و مزاحمت کے لئے سازگار ہونے کےنظریےکی تائید کیـانہوںنے کہا کہ مغربی حکومتیں بالخصوص امریکا شدید داخلی مشکلات اور علاقے میں متعدد دشواریوں سے دوچار ہیں، وہ اس خطے میںحتی لبنان میں اپنا کوئي ہدف پورا نہیں کر سکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان حالات میں چاروں ممالک ایران، شام، ترکی اور عراق کا تعاون اور اتحاد پورے علاقے کے لئے ثمر بخش ثابت ہوگا۔ شام کے صدر نے عراقی وزیر اعظم نوری مالکی کے دورہ شام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے عراق کے ساتھ تعاون کے لئے شام کی بھرپور آمادگی کا اعلان کیا اور کہا کہ اغیار اور بعض علاقائی ممالک عراق میں شیعہ سنی اختلافات کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں بنابریں عراقی حکومت کی مدد کرکے ان اقدامات کا سد باب کیا جانا چاہئے۔ شام کے صدر بشار اسد نے حالیہ صدارتی انتخابات میں ڈاکٹر احمدی نژاد کو ملنے والی بھاری اکثریت اور عہدہ صدارت کے لئے ان کے دوبارہ انتخاب کو علاقے میں استقامت و مزاحمت کے محاذ کو پہلے سے زیادہ تقویت پہنچنے کا باعث قرار دیا اور کہا کہ ایران کے انتخابات کے بعد کے مسائل کے سلسلے میں بعض مغربی ممالک کی سازشوں کی شکست ان کے لئے بہت بڑی عبرت ہے اور ڈاکٹر احمدی نژاد کو ملنے والی بھرپور عوامی حمایت سے ان ممالک کو بھی پتہ چل گیا ہے کہ ایران کے عوام امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے راستے اور استقامت و مزاحمت کی راہ پر گامزن ہیں ۔